# جماعت اسلامی ہند

## ایک تعارف

شعبۂ تنظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جماعت اِسلامی ہند

## ایک تعارف

۲۶/اگست ۱۹۴۱ء کو برصغیر ہند کے ۷۵ نفوس جن میں قدیم علماء بھی تھے اور جدید طبقہ کے اہلِ علم و دانش بھی، لاہور میں جمع ہوئے۔ انہوں نے اقامت دین اور اسلام کی سربلندی کے لیے جماعت اسلامی کی تشکیل کی۔ باہمی مشاورت اور بحث و تمحیص کے بعد اس کا دستور وضع کیا اور اتفاق رائے سے مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ اس جماعت کے امیر منتخب ہوئے۔

جماعت اسلامی کی تشکیل درحقیقت مولانا مودودیؒ کے اس شدید احساس کی مرہون منت ہے کہ احیاء دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اجتماعیت ضروری ہے۔ مولانا نے جماعت کی عملی تشکیل سے قبل اپنی صحافتی تحریروں اور علمی مقالوں کے ذریعہ پورے یقین اور زورِ استدلال کے ساتھ مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ان کے تمام مسائل و مشکلات کا حل درحقیقت اپنے حقیقی منصب کے شعور اور اس کے تقاضوں کی تکمیل میں اور اپنی زندگی سے اُس تناقض کو دور کرنے میں ہے جس کی وجہ سے وہ دین کی صحیح نمائندگی کرنے کے بجائے اس کی غلط تصویر پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل کے ساتھ یہ حقیقت واضح فرمائی کہ فریضۂ اقامت دین کی ادائیگی اجتماعی جدوجہد کے ذریعہ ہی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے عام روش سے ہٹ کر دین حق کا جامع تصوّر واضح کیا، اس کو کچھ رسوم اور چند مخصوص عبادات سے بلند تر ثابت کیا اور ساتھ ہی غالب غیر اسلامی تصورات اور رائج نظام ہائے فکر پر دلائل کے ساتھ بھرپور تنقید کی اور اسلامی اقدار و نظریات کی فوقیت ثابت کی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اسلام ایک نظامِ رحمت ہے جو نہ صرف یہ کہ اخروی فلاح و نجات کا ضامن ہے بلکہ اس دُنیا میں بھی عملاً نظام عدل و قسط قائم کرچکا ہے اور اس موجودہ دور میں بھی قائم کرسکتا ہے۔

مولانا مودودیؒ نے مختلف اہم موضوعات اور مسائل پر متعدد تصنیفات پیش کیں جن کی زبان، طرز استدلال اور طرز تحریر کی شگفتگی نے دماغوں کو متاثر کیا اور دلوں کو موہ لیا۔ ان کی ان تحریروں کا ہی نتیجہ ہے کہ برصغیر کے عام مسلمانوں میں جماعت کی دعوت کی غیر معمولی اشاعت ہوئی۔ سوئے ہوئے ذہن بیدار ہوئے۔ جذبات میں حرارت پیدا ہوئی۔ یہ اثرات عوام اور خواص دونوں میں پھیلتے چلے گئے۔ بالخصوص اُن کا رسالہ 'ترجمان القرآن' قدیم و جدید علوم کے وسیع مطالعہ، گہرے طرز فکر، جدید طرز استدلال اور پُر زور ادبی اسلوب کے ساتھ اسلام کی ترجمانی کا نہایت موثر ذریعہ تھا۔ اس کے مضامین انتشار فکر اور اور معذرت خواہانہ انداز بیان کے درمیان مشعلِ راہ کی مانند تھے۔ مولانا نے ان مضامین میں الحاد، تشکیک اور مغرب کے باطل افکار و نظریات پر مدلّل اور شدید تنقیدیں کیں اور ان کے کھوکھلے پن کو واضح کیا۔ بادشاہت، آمریت، نازی ازم، لادینی جمہوریت، قوم پرستی اور ملحدانہ اشتراکیت کے مہلک اثرات کو دلائل و براہین سے ثابت کیا۔ اور ان کے بالمقابل اسلام کی حقانیت اور انسانیت کے لیے اس کا خیر و برکت ہونا واضح کیا۔

مولانا کی ان تحریروں نے جو فضا پیدا کی اور آمادگی اور عزائم کی اس سے جو لہریں اٹھیں اس کا فطری نتیجہ تھا کہ جب انہوں نے جماعت اسلامی کی تشکیل کی دعوت دی تو علماء، دانشور اور عوام اس کے لیے تیار ہو گئے۔ ملک کی تقسیم کے وقت تک مولانا سیدّ ابوالاعلیٰ مودودیؒ جماعت کی قیادت فرماتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد جماعت دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی پاکستان کے امیر جماعت رہے اور جماعت اسلامی ہند نے ۱۹۴۸ء میں مولانا ابواللیث ندوی کو امیر جماعت منتخب کیا۔ اُس وقت جماعت اسلامی ہند دوسو چالیس ارکان پر مشتمل تھی۔ جماعت کا مرکز ملیح آباد، لکھنؤ یو پی میں قائم ہوا۔ پھر ۱۹۴۹ء کے اواخر میں رام پور منتقل ہوا، ۱۹۶۰ء میں دہلی میں اور اب ۱۹۹۱ء سے دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، نئی دہلی میں ہے۔

## نصب العین

جماعت اسلامی ہند کا نصب العین اقامت دین ہے۔ جس کا حقیقی محرک صرف رضائے الٰہی اور فلاح آخرت کا حصول ہے۔

# تشریح

''اقامت دین'' میں لفظ ''دین'' سے مراد وہ دین حق ہے جسے اللہ رب العالمین اپنے تمام انبیاء کے ذریعہ مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں بھیجتا رہا ہے اور جسے آخری اور مکمل صورت میں تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ نازل فرمایا اور جو اَب دنیا میں ایک ہی مستند، محفوظ اور عنداللہ مقبول دین ہے اور جس کا نام اسلام ہے۔

یہ دین انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی گوشوں کو محیط ہے۔ عقائد عبادات اور اخلاق سے لے کر معیشت، معاشرت اور سیاست تک انسانی زندگی کا کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جو اس کے دائرہ سے خارج ہو۔

یہ دین جس طرح رضائے الٰہی اور فلاح آخرت کا ضامن ہے، اسی طرح دنیوی مسائل کے موزوں حل کے لیے بہترین نظام زندگی بھی ہے اور انفرادی و اجتماعی زندگی کی صالح اور ترقی پزیر تعمیر صرف اسی کے قیام سے ممکن ہے۔

اس دین کی اقامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی تفریق و تقسیم کے بغیر اس پورے دین کی مخلصانہ پیروی کی جائے اور ہر طرف سے یکسو ہو کر کی جائے اور انسانی زندگی کے انفرادی و اجتماعی تمام گوشوں میں اسے اس طرح جاری و نافذ کیا جائے کہ فرد کا ارتقا، معاشرہ کی تعمیر اور ریاست کی تشکیل سب کچھ اسی دین کے مطابق ہو۔

اس دین کی اقامت کا مثالی اور بہترین عملی نمونہ وہ ہے جسے حضرت محمد ﷺ اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قائم فرمایا۔

# طریق کار

اپنے نصب العین کے حصول کے لیے جماعت اسلامی ہند کا طریق کار حسب ذیل ہوگا:

۱- قرآن و سنت جماعت کی اساس کار ہوں گی دوسری تمام چیزیں ثانوی حیثیت سے صرف اس حد تک پیش نظر رکھی جائیں گی جس حد تک قرآن و سنت کی رو سے ان کی گنجائش ہو۔

۲- جماعت اپنے کاموں میں اخلاقی حدود کی پابند ہوگی اور کبھی ایسے ذرائع اور طریقے استعمال

نہ کرے گی جو صداقت و دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی کشمکش اور فساد فی الارض رونما ہو۔

۳- جماعت اپنے نصب العین کے حصول کے لیے تعمیری اور پُر امن طریقے اختیار کرے گی، یعنی وہ تبلیغ و تلقین اور اشاعت افکار کے ذریعہ ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کرے گی اور اس طرح ملک کی اجتماعی زندگی میں مطلوبہ صالح انقلاب لانے کے لیے رائے عامہ کی تربیت کرے گی۔

## لائحہ عمل

اپریل ۱۹۴۷ء میں مدراس میں ہندوستان اور مسلمانوں کے حالات کا اور سیاسی، سماجی اور دینی واخلاقی پہلوؤں سے ایک جامع تجزیہ کیا گیا جو بعد کو عملاً پورا ہو کر رہا۔ یہ تجزیہ ''تحریک اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل'' کے نام سے شائع ہوا تھا۔ تجزیہ کے بعد اس میں چار نکاتی لائحہ عمل تجویز کیا گیا تھا جس کے بنیادی نکات یہ ہیں:

۱- اس قومی کشمکش کا خاتمہ کیا جائے جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اب تک برپا رہی ہے۔ یہ بات پہلے بھی غلط تھی کہ مسلمان اسلام کے لیے کام کرنے کے بجائے اپنی قومی اغراض و مطالبات کے لیے لڑتے رہیں۔ آنے والے حالات میں یہ صرف غلط ہی نہیں بلکہ مہلک بھی ہوگی۔ مسلمانوں کو قومی کشمکش پر مبنی سیاست سے دست بردار ہو جانا چاہیے۔

۲- مسلمانوں میں وسیع پیمانہ پر اسلام کا علم پھیلایا جائے اور ان میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کا عام جذبہ پیدا کیا جائے۔ ان کی اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی زندگی کی اس حد تک اصلاح کی جائے کہ وہ اسلام کے نمائندے بن کر سامنے آسکیں اور اس طرح غیر مسلموں کے اندر اسلام کا صحیح تعارف کرا سکیں۔

۳- مسلمانوں کی ذہنی قوتوں کو اسلام کی علمی، ادبی اور صحافتی خدمت میں لگانے کا اہتمام کیا جائے۔

۴- ہندوستان کی مختلف زبانوں میں اسلام کا ضروری لٹریچر جلد از جلد منتقل کر دیا جائے اور جماعت کے کارکن اپنے اپنے علاقہ میں بولی جانے والی زبانیں سیکھیں تا کہ آیندہ ان زبانوں کو اشاعتِ دعوت کا ذریعہ بنایا جا سکے۔

## جماعت کی رکنیت

انڈین یونین کا ہر شہری خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور خواہ وہ کسی فرقہ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، جماعت اسلامی ہند کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ:

۱- عقیدہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مفہوم کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہ اس کا عقیدہ ہے۔

۲- جماعت کے نصب العین کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔

۳- جماعت کے متعین طریقۂ کار کی مکمل پابندی کا اقرار کرے۔

۴- دستور جماعت کو سمجھ لینے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس دستور کی اور اس سے متعلق نظم جماعت کی پابندی کرے گا۔

## نظام جماعت

جماعت اسلامی ہند کا نظام شورائی ہے اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی، حلقہ وار، اور مقامی نظاموں پر مشتمل ہے۔ حسب ضرورت علاقائی و ضلعی نظم بھی قائم کیے جاتے ہیں۔

## مرکزی نظام

جماعت کا مرکزی نظام مجلس نمائندگان، امیر جماعت، مرکزی مجلس شوریٰ اور قیم جماعت چار اجزاء پر مشتمل ہے۔

## مجلس نمائندگان

یہ مجلسِ ارکان جماعت کے منتخب نمائندوں، امیر جماعت اور قیم جماعت پر مشتمل ہوتی ہے جس کی مدت کارکردگی چار سال ہوتی ہے۔

## امیر جماعت

جماعت اسلامی ہند کے ''امیر جماعت'' کی حیثیت اس جماعت کے رہنما کی ہوتی

ہے۔ ارکان جماعت اس کی اطاعت فی المعروف کے پابند ہوتے ہیں اور جماعت کی دعوت اپنے عقیدہ اور نصب العین کی طرف ہوتی ہے۔

امیر جماعت کا انتخاب مجلس نمائندگان اپنی چار سالہ میقات کے لیے کرتی ہے جس کے لیے ان اوصاف کا ملحوظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے جن کی ہدایت ورہنمائی اسلامی تعلیمات سے ملتی ہے۔

## نائب امیر جماعت

امیر جماعت دعوت وتربیت سے متعلق امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں اپنی معاونت کے لیے مرکزی مجلس شوری کے مشورے سے نائب امیر/ نائب امراء بھی مقرر کرسکتا ہے جو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے امیر جماعت کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

## مرکزی مجلس شوریٰ

امیر جماعت کی امداد اور مشورہ کے لیے ایک مجلس شوریٰ ہے جس کے کل ارکان کی تعداد ۱۹ ہے ان میں سے ۱۸ کا انتخاب مجلس نمائندگان اپنے میں سے کرتی ہے اور انیسواں رکن قیم جماعت (بحیثیت عہدہ) ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کی مدت کارکردگی بھی چار سالہ میقات ہی ہوتی ہے۔

## قیم جماعت

جماعت اسلامی ہند کا ایک قیم ہوتا ہے جس کا تقرر امیر جماعت کرتا ہے۔ اس تقرّر کے سلسلے میں امیر جماعت ارکان مجلس شوریٰ کی رایوں کو بھی سامنے رکھتا ہے۔ قیم جماعت اپنے فرائض امیر جماعت کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہے اور اس سلسلہ میں امیر جماعت کے سامنے جوابدہ ہے۔

## معاون قیم

قیم جماعت کی معاونت کے لیے امیر جماعت معاون قیم/ معاونین قیم کا تقرر بھی مرکزی مجلس شوری کے مشورے سے کرتا ہے۔ معاون قیم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے لیے قیم جماعت کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

## حلقہ وار نظام

پورے ملک میں تنظیمی اعتبار سے جماعت کے درج ذیل سولہ حلقے ہیں ہر حلقہ ایک امیر کے تحت ہوتا ہے۔ امیر حلقہ کا تقرر امیر جماعت ارکان حلقہ کی رایوں اور مصالح جماعت کو سامنے رکھتے ہوئے حلقہ کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرتا ہے۔

امیر جماعت حلقہ، مرکز کی ہدایات کے تحت اپنے حلقہ کی جماعتوں کے نظم ونسق اور ارکان حلقہ کی تربیت کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ان سارے امور میں امیر جماعت کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

## حلقہ کی مجلس شوریٰ

ہر امیر حلقہ کے لیے حلقہ کی ایک مجلس شوریٰ ہوتی ہے جس کا انتخاب ارکان حلقہ چار سال کے لیے کرتے ہیں۔

جماعت کے تنظیمی حلقے اس طرح ہیں:

(۱) آسام (۲) مغربی بنگال (۳) بہار (۴) جھارکھنڈ (۵) اتر پردیش (مشرق) (۶) اتر پردیش (مغرب) (۷) دہلی و ہریانہ (۸) پنجاب (۹) راجستھان (۱۰) گجرات (۱۱) مدھیہ پردیش وچھتیس گڑھ (۱۲) مہاراشٹر (۱۳) آندھرا پردیش واڑیسہ (۱۴) کرناٹک و گوا (۱۵) تمل ناڈو (۱۶) کیرالہ وانڈمان۔

## مقامی نظام

جس مقام پر ایک سے زیادہ ارکان جماعت ہوں، وہاں مقامی جماعت قائم ہوجاتی ہے۔ ہر مقامی جماعت کا ایک امیر ہوتا ہے جس کا تقرر امیر جماعت مصالح جماعت کے پیشِ نظر مقامی ارکان اور امیر حلقہ کی رایوں کو سامنے رکھتے ہوئے کرتا ہے۔

مقامی امیر امیر حلقہ کی ہدایات کے تحت اپنی جماعت کے نظم ونسق اور مقامی ارکان کی تربیت و رہنمائی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور جماعت کے کام مقامی ارکان جماعت کے مشورہ سے انجام دیتا ہے البتہ جن مقامات پر ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو وہاں مقامی مجلس شوریٰ کا قیام بھی عمل میں لایا جاسکتا ہے۔

مقامی امیر اپنے متعلقہ فرائض کے سلسلہ میں امیر حلقہ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

جماعت، ہر چار سالہ میقات کے شروع میں اپنی پالیسی متعین کرتی ہے۔ اس کی موجودہ پالیسی درج ذیل پانچ نکات پر مشتمل ہے۔

## ۱۔ دعوت

جماعت، دعوت کا کام اس طرح انجام دے گی کہ برادران وطن اسلام کی بنیادی تعلیمات (توحید، رسالت، آخرت) اور ان کے بنیادی تقاضوں سے واقف ہوجائیں اور یہ حقیقت بھی ان پر واضح ہوجائے کہ اسلام ہی واحد نظام عدل ورحمت ہے اور یہ کہ انسان کی دنیوی فلاح اور اُخروی نجات اپنے خالق و مالک اور پروردگار کی خالص بندگی کی راہ اختیار کرنے میں ہے۔ شرک و الحاد، دیگر باطل افکار و عقائد اور اخلاقی برائیوں کی قباحت و مضرت ان پر واضح ہوجائے۔ نیز اسلام، مسلمانوں اور تحریک اسلامی کے بارے میں ان کی غلط فہمیاں اور بدگمانیاں دور ہوں۔

## ۲۔ اسلامی معاشرہ

**الف:** جماعت، مسلمانوں کے سامنے اسلام کے صحیح اور مکمل تصوّر اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس کے تقاضوں کو حکمت کے ساتھ اس طرح واضح کرے گی کہ ان کے اندر آخرت کی فکر اور رضائے الٰہی کی طلب کا جذبہ بیدار ہو۔ اُن کی زندگیاں فکر و عمل کی ساری خرابیوں اور شرک و بدعت سے پاک اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوجائیں۔ اور وہ پوری شریعت کی پابندی اختیار کرلیں۔ دینی بنیادوں پر متحد ہوکر اپنے قول و عمل سے دین حق کی شہادت دینے لگیں اور اسلام کے قائم کرنے کا اپنا منصبی فریضہ انجام دینے کے قابل ہوجائیں۔

**ب:** جماعت ان اہم امور و مسائل پر بھی مناسب توجہ دے گی جن کا تعلق دین اور ملتِ اسلامیہ کے تحفظ و بقا اور اس کے دینی و تہذیبی تشخص سے ہو۔

## ۳۔ ملکی و عالمی مسائل

**الف:** جماعت ملک کے اندر بنیادی انسانی حقوق، سیاسی، سماجی اور معاشی انصاف کے حصول،

مذہبی، لسانی اور تہذیبی اقلیتوں کے تشخص کی، غیر اخلاقی وغیر آئینی حرکات و اقدامات سے حفاظت اور انسانی اخوت اور اخلاقی قدروں کے فروغ کے لیے حسب استطاعت جدو جہد کرے گی۔ اور اقدار سے عاری اور ظلم واستحصال پر مبنی سیاست پر تنقید کرے گی۔

ب: ایسے عالمی مسائل جن پر اظہار خیال کرنا عدل وانصاف، اخلاق وشرافت، انسان دوستی اور اسلامی اخوت کا تقاضا ہے، جماعت ان پر حسب ضرورت بے لاگ اور منصفانہ اظہار خیال کرے گی۔

## ۴- خدمت خلق

جماعت، بلالحاظ مذہب وملت مریضوں، معذوروں اور حاجت مندوں کو سہارا دینے اور مصیبت زدہ لوگوں اور مظلوموں کو امداد بہم پہنچانے کا حسب ضرورت و استطاعت اہتمام کرے گی۔

## ۵- تربیت و تنظیم

جماعت، اپنے ارکان اور کارکنان کی ذہنی وفکری وعملی اور دینی واخلاقی ہمہ جہتی تربیت اور اپنے داخلی استحکام کا خصوصی اہتمام کرے گی اور اس بات کی کوشش کرے گی کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو۔ اور وہ اپنی پوری زندگی میں اسلام کے سچے پیرو، اقامت دین کے لیے سرگرم عمل، راہ حق میں ایثار وقربانی، صبر واستقامت کا مظہر اور نظم واجتماعیت کے پہلو سے بنیان مرصوص بن جائیں۔ یہ کام جماعت کا اوّلین اور سب سے زیادہ توجہ کا مستحق ہوگا۔

# رہنما اصول

جماعت کا پروگرام جو ـــ درج بالا پالیسی کی روشنی میں ـــ آگے درج ہے، اسے بروئے کار لانے کے سلسلے میں امور ذیل بطور ''رہنما اصول'' پیش نظر رہیں گے:

۱- کارکنان جماعت کی توجہ کی اولین مستحق ان کی اپنی ذاتی اصلاح و تربیت ہوگی۔

۲- غیر مسلموں کو دین حق کی دعوت اور مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کا پروگرام ہماری مساعی کا دوسرا اہم مرکز توجہ ہوگا۔

۳- پروگرام کے باقی اجزاء کے سلسلے میں ہر تنظیمی حلقہ اور ہر مقام کے رفقائے جماعت اپنے حالات وضروریات کے پیش نظر باہمی مشورے سے طے کریں گے کہ ان میں سے کن کن کاموں کو وہ کس حد تک بروئے کار لائیں گے۔

۴- ہر کارکن کا دائرۂ کار اصلاً اس کا گھریلو اور قریبی ماحول ہوگا اور مقامی جماعت یا حلقۂ کارکنان و متفقین کا دائرۂ کار اس کی اپنی بستی ہوگی۔

۵- کارکنان جماعت ملک کے تمام مسلم وغیر مسلم باشندوں سے ربط پیدا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے۔ اپنے کاموں کے سلسلہ میں ان کا تعاون حاصل کریں گے اور اپنے اصولوں کے تحت ان کے ساتھ بھی تعاون کریں گے۔

۶- شہر ہوں یا دیہات، حسب حال ہر جگہ پروگرام روبہ عمل لائے جائیں گے اور تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ مردوں، عورتوں کو اور اسی طرح طلبہ وطالبات کو متوجہ اور متعارف کرانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

۷- میقاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حسب حال تمام معروف ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔

# تنظیمی قوت

واضح رہے کہ یہ اعداد و شمار دسمبر ۲۰۰۲ء تک کے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| ارکان جماعت مرد | : | ۴۹۳۷ |
| ارکان جماعت خواتین | : | ۴۱۹ |
| مقامی جماعتیں | : | ۷۰۲ |
| کارکنان مرد | : | ۲۳۵۹۶ |
| کارکنان خواتین | : | ۵۱۵۳ |
| حلقہائے کارکنان مرد و خواتین | : | ۲۴۷۳ |
| متفقین مرد | : | ۱۵۷۰۴۸ |
| متفقین خواتین | : | ۵۶۸۷۱ |
| حلقہائے متفقین مرد و خواتین | : | ۱۲۷۶ |
| غیر مسلموں میں دعوت (زیر ربط) مرد | : | ۳۶۱۱۴۱ |
| غیر مسلموں میں دعوت (زیر ربط) خواتین | : | ۴۳۸۹۸ |
| معاونین مرد | : | ۸۵۰۶ |
| معاونین خواتین | : | ۵۵۷ |
| اسلامی معاشرہ زیر ربط (مسلمان) مرد | : | ۷۸۴۰۷۴ |
| اسلامی معاشرہ زیر ربط (مسلمان) خواتین | : | ۱۵۰۴۱۴ |
| طالبات | : | ۸۹۰۰ |
| حلقہ ہائے طالبات | : | ۲۲۵ |
| مساجد و مراکز تربیت | : | ۱۲۰۷۵ |
| ائمہ مساجد سے روابط | : | ۸۴۹۹ |
| مراکز تعلیم بالغان برائے مرد | : | ۹۹۲۳ |
| مراکز تعلیم بالغان برائے خواتین | : | ۸۳۲۷ |

| | | |
|---|---|---|
| شرعی پنچایتیں | : | ۲۸ |
| زکوۃ کے عام اجتماعی نظم | : | ۵۰۱ |
| لائبریریاں اور دارالمطالعے | : | ۹۵۹ |
| اسٹڈی سرکل | : | ۱۵۳۶ |
| دارالاشاعت | : | ۱۰ |

خدمت خلق کے ذرائع:

| | | |
|---|---|---|
| طبّی مراکز | : | ۱۰۰ |
| بلاسودی قرض اسکیمیں | : | ۳۲۸ |

طلبہ تنظیم اسٹوڈینٹس اسلامک آرگنائیزیشن آف انڈیا:

یہ تنظیم براہِ راست جماعت اسلامی ہند کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے، جس کی تفصیل اس طرح ہے:

| | | |
|---|---|---|
| ممبران | : | ۳۰۴۹ |
| ایسوسی ایٹس | : | ۴۰۵۴۶ |
| یونٹ (ممبران) | : | ۵۳۱ |
| سرکلس (ایسوسی ایٹس) | : | ۱۱۷۹ |
| ہمدردان | : | ۵۸۵۷ |
| ممبران چلڈرن سرکل (گیارہ سال سے کم عمر کے طلبہ) | : | ۲۹۴۴۱ |

## مسئلۂ تعلیمات

اس مسئلے نے دینی تعلیم اور عصری تعلیم دونوں ضرورتوں پر متوجہ رکھا ہے۔ ابتدائی درجات میں دونوں ضرورتیں پیش نظر ہیں۔ چھوٹی بڑی درسگاہیں جاری ہیں، جن کے لیے اسلامی نقطہ نظر اور جدید طریقۂ تعلیم کے مطابق جونیر ہائی اسکول، سرکاری و نیم سرکاری اسکولوں کے نصاب تعلیم کے جائزے کے لیے کمیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں تا کہ یہ دیکھا جاتا رہے کہ ان اسکولوں کی درسیات میں کوئی ایسی چیز تو مسلمان بچّوں کو نہیں پڑھائی جاتی جو اُن کے عقائد پر برا اثر ڈالتی اور

اسلامی تاریخ وروایات کے سلسلے میں غلط فہمی وبدگمانی کا باعث بن سکتی ہو۔ جائزے کے بعد حسب ضرورت ریاستی اور مرکزی حکومتوں کو اصلاح کی جانب توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔ جہاں تک اعلیٰ عصری تعلیم کی ضرورت کا تعلّق ہے تو اس کے سلسلے میں کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کو آمادہ کر کے اسکول کالج قائم کرائے جائیں جہاں بقدرِ ضرورت طلبہ کو دینیات سے واقفیت بھی ہوتی رہے اور جدید علوم بھی حاصل کر سکیں۔

اِس وقت ۱۵۸ پرائمری اسکول، ۸۰ ہائی اسکول، ۲۹ کالجز، ۲۰ ٹیکنکل ادارے، ۲۷۸ دینی مدارس ومکاتب اور ۵۰ ہاسٹل قائم ہیں، جن کے ذریعے طلبہ میں صحیح تعلیم وتربیت کی خدمت انجام دی جارہی ہے۔ ان کے علاوہ مزید ۱۸۳ دوسرے تعلیمی اداروں سے بھی رابطہ ہے۔

## دارالاشاعتیں

دہلی میں ہیومن ویلفیر ٹرسٹ کے زیر ملکیت مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز اُردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں اسلامی لٹریچر، اور اسلامی مدارس کے لیے درسیات کی طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرتا ہے۔ ملک میں اس مکتبے سے مربوط متعدد ایجنسیاں کام کر رہی ہیں اور ان کے ذریعے بندگانِ خدا تک لاکھوں کتابیں پہنچ رہی ہیں۔

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کے علاوہ مختلف علاقائی زبانوں میں قرآن وحدیث کے تراجم کی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی طباعت اور اشاعت کے لیے جو اہم دارالاشاعت خدمات انجام دے رہے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

ملیالم (کیرالہ) تیلگو (آندھرا پردیش)، تمل (تملناڈو)، کنڑی (کرناٹک)، مراٹھی (مہاراشٹر)، گجراتی (گجرات)، بنگالی (مغربی بنگال)، آسامی (آسام)، پنجابی (پنجاب)۔

## اخبارات ورسائل

ملک کی مختلف زبانوں میں کچھ ایسے اخبارات ورسائل جاری ہیں جو دعوت اسلامی کو عام کرنے، اسلامی افکار وتعلیمات کی ترجمانی اور ملک وملت کے مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے تبصرہ کرنے اور اس طرح رائے عامہ کی تربیت کرنے میں مفید خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں درج ذیل اخبارات ورسائل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سہ روزہ دعوت (دہلی)، ماہنامہ زندگی (دہلی) ہفت روزہ کانتی (ہندی-دہلی)، ہفت روزہ ریڈینس (انگریزی، دہلی)، ہفت روزہ مجاہد (آسامی-آسام)، ہفت روزہ میزان (بنگلہ-مغربی بنگال)، ہفت روزہ گیتو رائی (تلگو-حیدرآباد)، پندرہ روزہ سمرسم (تمل-مدراس)، روزنامہ پربودھنم (ملیالم، کالی کٹ)، ماہنامہ پربودھنم (کالی کٹ ملیالم) ہفت روزہ سنمارک (کنڑ-بنگلور) ہفت روزہ شانتی مارگ (مراٹھی-میرج) ہفت روزہ شاہین (گجراتی-احمدآباد)۔

# چند اہم امور سے متعلق
# جماعت اسلامی ہند کا موقف

ایک ہمہ گیر نظام زندگی کی علم بردار ہونے کی حیثیت سے جماعت اسلامی ہند ملک و ملت کے اہم مسائل کے بارے میں، جیسا کہ اس کی پالیسی و پروگرام سے واضح ہے، ایک متعیّن نقطۂ نگاہ کی حامل ہے۔ اس کے کارکن اور اخبارات و رسائل برابر اس کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ مسائل ہیں، جن کے متعلق بعض جماعتوں اور بعض افراد کو غلط فہمی ہوئی ہے یا انہوں نے کسی وجہ سے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتابچے میں ان باتوں کا بھی اعادہ کر دیا جائے۔

## ۱- جمہوریت

اسلامی طریقۂ زندگی کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ اہم اجتماعی امور میں فیصلے باہمی مشورے سے کیے جائیں، ہم اس اصول کو صرف انسانی مفادات و مصالح کے پیش نظر ہی ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ایک مقدس حکم کی حیثیت سے بھی اس کی تعمیل فرض سمجھتے ہیں، استبداد و آمریت اور کلّیت پسندی کو انسانیت اور اسلام دونوں کے خلاف سمجھتے ہیں اور غیر مشروط طور پر رد کرتے ہیں۔

دور جدید میں حاکمیت جمہور کے نظریے نے جو تاریخی کردار ادا کیا وہ یہی تھا کہ موروثی بادشاہتوں اور مخصوص مذہبی طبقوں کے استبداد و آمریت سے عوام کو نجات دلا کر مملکتوں کے سیاسی

نظام کو اس کے عوام کی آزادانہ رائے پرمبنی باہمی مشوروں سے کیے ہوئے فیصلوں کی بنیاد پر قائم کیا جائے۔ لیکن مغرب کی بعض قوموں میں اس نظریے کو فروغ اس وقت حاصل ہوا جب ان قوموں پر الحاد و مادیت کا غلبہ تھا۔ ساتھ ہی یہ قومیں اپنے مذہبی طبقے کی حکمرانی (Theocracy) کے خلاف آزادی کی جدوجہد کر رہی تھیں۔ اس کشمکش اور الحادی فلسفے کے زیر اثر ان قوموں نے جمہور کے حق خود ارادیت کو خداوند کائنات کے اقتدار اعلیٰ کے بالمقابل لا کھڑا کیا۔ حق خود ارادیت اور باہمی مشاورت کے اصول کے علم برداروں نے اپنے نظریے کے اثبات کے لیے جسے حاکمیت جمہور کا عنوان دیا گیا، یہ ضروری سمجھا کہ حاکمیتِ الٰہ کے نظریہ کی نفی کریں۔ حاکمیت الٰہ کا اسلامی تصوّر اس Theocracy سے بالکل مختلف ہے، جسے مغربی ممالک کے عوام نے استبداد کے ہم معنی قرار دے کر بجا طور پر رد کر دیا۔ ہمارے نزدیک جمہور کا حق خود ارادیت اس حقیقت کے منافی نہیں کہ انسانوں کا حقیقی فرماں روا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور سارے انسانوں کو اپنے ارادہ واختیار سے اسی کی مرضی کے تابع ہو کر زندگی گزارنی چاہیے۔ جماعت اسلامی ہند کسی انسان یا انسانی گروہ کو اپنی حاکمیت مسلط کرنے کا حقدار نہیں سمجھتی۔ اس کے نزدیک کسی مذہبی یا خاندانی طبقے کو خداوند کائنات کے اقتدار اعلیٰ کے نمائندہ ہونے کا مقام حاصل نہیں ہے۔

حاکمیتِ الٰہ کا اصول اور عقیدہ، حق خود ارادیت کے حامل آزاد و خودمختار افراد انسانی کے لیے ایک دعوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس ملک کے جمہور اس دعوت کو قبول کر کے اپنے حق رائے دہندگی کو احکام خداوندی کے مطابق استعمال کریں گے اور اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ اپنے ملک میں خدا کا حکم نافذ کریں گے اس ملک میں صحیح معنوں میں خدا کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ حکومت کی تشکیل، ارکان کا عزل ونصب اور اس کے تمام فیصلے جمہور کے ہاتھوں ہوں گے اور جمہوری طریقۂ کار کے مطابق انجام پائیں گے البتہ ریاست احکام الٰہی کی پابند ہوگی۔

جماعت اسلامی نہ تو Theocracy کی علم بردار ہے نہ وہ جمہور کے حق خود ارادیت کی ہی نفی کرتی ہے بلکہ وہ جمہور کو آزادانہ استعمال رائے اور باہمی مشوروں سے اجتماعی امور فیصل کرنے کا حق دار سمجھتے ہوئے ان کو خدا پرستی کی دعوت دیتی ہے۔

## سیکولرزم

ہندستان کو اس معنیٰ میں ایک سیکولر ریاست کہا جاتا ہے کہ اس کا دستور مختلف مذاہب اور ان کے پیروؤں کے درمیان غیر جانب دار ہے یعنی وہ مذہب کی بنیاد پر شہریوں کے درمیان کوئی تفریق روا نہیں رکھتا، اس کی رو سے مختلف مذاہب کے پیرووں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ واشاعت کی یکساں آزادی ہے۔

دستور ہند کی مذکورہ خصوصیات ہندستان میں دعوت اسلامی کے لیے بھی موقعہ فراہم کرتی ہیں۔ بنابریں؛ جماعت اسلامی ہندستان کے نظام حکومت کی مذکورہ ان خصوصیات کی اور اس مفہوم میں سیکولرزم کی مخالف نہیں ہے۔ البتہ ہم موجودہ اصول حکومت میں ہر اس تبدیلی کے مخالف ہیں جو باشندگان ملک کی مذہبی آزادی میں کسی طرح کی رکاوٹ ڈالے۔

یہ سیکولرزم کا ایک محدود اور منفی مفہوم ہے جو اس وسیع تر ایجابی اور جارحانہ سیکولر مفہوم سے مختلف ہے جو دنیا کے بعض دوسرے ممالک میں رائج ہے۔ سیکولرزم کا وسیع تر اور ایجابی مفہوم یہ ہے کہ مذہب کو انسانی زندگی سے یا کم از کم اس کے اجتماعی دائرے سے بے دخل کردیا جائے۔ نظام تعلیم اور نشر واشاعت کے دوسرے وسائل کے ذریعے اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک فرد کا ذہن اسی تصوّر کے تحت تیار ہو کہ وہ امور زندگی کے بارے میں اپنی رایوں اور عملی رویوں کو مذہبی تعلیمات سے آزاد رکھیں۔

سیکولرزم کا یہ مفہوم اپنے پیچھے ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ یہاں اس تاریخ پر تبصرہ مقصود ہے نہ اس بات پر کہ یورپ میں سیکولرزم نے کیا مفید خدمات انجام دیں اور کیا فساد پیدا کیے۔ ہمیں صرف اس حقیقت کی یاددہانی کرنی ہے کہ سیکولرزم کا وہ مفہوم جو انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی سے ہدایت الٰہی کی بے دخلی اور الحاد کے ہم معنی ہو، اسلام کی ضد ہے۔

## قومی یک جہتی

قومی یک جہتی پیدا کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف تو عام باشندگان ملک میں مشترک مفادات، ملکی تحفظ وسالمیت، معاشی ترقی، داخلی امن وامان اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ

ذمے داریوں کا احساس وشعور پیدا کیا جائے، دوسری طرف ہر فرقہ اور گروہ کو اس بات کے پورے مواقع حاصل ہوں کہ دستور ہند کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے مخصوص کلچر اور مفادات ومصالح کو محفوظ رکھنے اور فروغ دینے کے لیے موزوں تدابیر زیر عمل لائے لیکن اگر اس کے برعکس جذباتی ہم آہنگی کے نام پر ایک مخصوص کلچر کو سارے ملک پر مسلط کردینے کی کوشش کی جائے تو اس سے اقلیتوں میں اضطراب اور بے اعتمادی پیدا ہوتی اور فرقہ وارانہ کشمکش کے اسباب فراہم ہوتے۔

## پارلیمانی سیاست اور الیکشن

ہمارا ملک مختلف تہذیبوں اور مذہبی اکائیوں کا گہوارہ ہے، جنہیں از روئے دستور اپنے تشخص اور خصوصی کلچر کے تحفظ وفروغ کی ضمانت حاصل ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان بنیادی حقوق کی راہوں میں تہذیبی جارحیت اور قابل نفرت فرقہ پرستی شدید رکاوٹ بنتی رہی ہے جو فرقہ وارانہ یک جہتی کے لیے سخت مضرت رساں ہے، اس معاملے میں خاص طور سے پرسنل لا، دینی تعلیم، اوقاف اور زبان وغیرہ سے متعلق اہم مسلم مسائل کو تنگ نظری، مخالفانہ طرز عمل اور غیر یقینی صورت حال کا سامنا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض عناصر وہ ہیں جو کلیّت پسندانہ اور آمرانہ طرز عمل کو پسند کرتے ہیں جب کہ جمہوریت کی بحالی وبرقراری جماعت کے نزدیک ملک کی ایک اہم ترین ضرورت ہے، جماعت اپنے اغراض ومقاصد کے حصول اور پروگراموں کو روبہ عمل لانے کے لیے پرامن اور آئینی وجمہوری طریقے اختیار کرتی ہے اور رائے عامہ کی تربیت کے لیے ترغیب وتلقین سے کام لیتی اور بلا لحاظ مذہب وملت باشندگان ملک بالخصوص امت مسلمہ کے اشتراک وتعاون کی خواہشمند اور اس کے لیے کوشاں رہتی ہے۔ حصول مقصد کے لیے الیکشن بھی ایک کارآمد ذریعہ ہے۔ (چنانچہ جماعت نے ۱۹۷۷ء کے چند ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات کے موقعے پر جمہوریت کے تحفظ اور اس سلسلے میں دستور ہند کی بیالیسویں ترمیم کی منسوخی کی غرض سے ارکان جماعت کو ووٹ کے استعمال کی اجازت دی تھی)۔

جماعت کے مذکورہ اہم مقاصد سے اتفاق رکھنے والا اور قابل اعتماد امیدوار پارلیمانی الیکشن میں ہمارے ووٹ کا مستحق ہوسکتا ہے بشرطے کہ وہ ان کے لیے حتی الوسع کوشش کرنے کا

وعدہ کرے اور اس سے ایفائے عہد کی توقع ہو اور وہ کسی ایسی جماعت یا تنظیم سے وابستہ نہ ہو جو اقلیتوں اور مسلمانوں کے معاملے میں معاندانہ اور دستوری ضمانتوں کے خلاف رویہ رکھتی ہو یا جو کلیّت پسندانہ یا آمرانہ نظام کی خواہشمند ہو۔

اسی طرح لوکل باڈیز اور گرام پنچایتوں کے انتخابات میں ہماری طے شدہ شرائط کے تحت ارکان جماعت اپنا ووٹ استعمال کرسکیں گے، جس سے خدمتِ خلق اور بعض ملکی مسائل وغیرہ کے حل کے سلسلے میں، جو خود ہمارے پروگرام کا جُز ہیں، مدد مل سکے گی۔

# مرکزی شعبے

## (۱) شعبۂ دعوت:

یہ شعبہ امور ذیل اہتمام کے ساتھ انجام دے گا۔

(الف) اِس حقیقت کی وضاحت کہ:

- اسلام واحد نظام عدل ورحمت ہے ــــ اور
- انسان کی دنیاوی واخروی فلاح کا تمام تر انحصار اپنے خالق و مالک اور پروردگار کی خالص بندگی کی راہ اختیار کرنے سے وابستہ ہے۔

(ب) دعوتِ حق قبول کر لینے والوں کی اصلاح و تربیت کے کاموں کی رہنمائی و نگرانی۔ یہ شعبہ دو نائب امراء کی نگرانی میں کام کرے گا۔

## (۲) شعبۂ تربیت:

یہ شعبہ اہتمام کرے گا کہ:

(الف) جماعت کے ارکان وکارکنان کی ہمہ جہتی تربیت ــــ ذہنی وفکری، علمی وعملی اور دینی و اخلاقی تربیت اس طرح ہو کہ رفقائے جماعت کا تعلق اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو اور وہ فکر آخرت اور رضائے الٰہی کے جذبے کے ساتھ تحریکی کاموں میں سرگرم عمل ہوتے چلے جائیں۔

(ب) داخلی استحکام اس طرح کہ افراد جماعت ایک بنیان مرصوص کی صُورت اختیار کرنے کے لیے پیہم کوشاں رہیں اور جماعت کے تمام شعبے نظم وانصرام کے پہلو سے مستحکم ہو جائیں۔

(ج) منتخب کارکنوں کی مخصوص صلاحیتوں مثلاً فکری و عملی، تصنیفی وصحافتی، تقریری وتحریری اور دعوتی و تنظیمی صلاحیتوں کی نشو ونما ہو۔

- اس غرض کے لیے ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ سے تعاون حاصل کیا جائے گا، جس کے لیے ادارے کو ضروری مالی تعاون فراہم کیا جائے گا۔

## (۳) شعبۂ تعلیم:

یہ شعبہ درسیات کی تیاری، ان پر نظر ثانی اور ہندی اور علاقائی زبانوں میں ان کی منتقلی کا کام انجام دیتا ہے، اساتذہ کی تربیت کا نظم کرتا ہے اور ان کے درمیان ربط وضبط بڑھاتا ہے۔

## (۴) شعبۂ ہندی:

شعبے کی تنظیم جدید کی گئی جو تصنیف وتالیف اور لٹریچر کے ہندی زبان میں ترجمہ اور منتقلی کا کام کرتا ہے۔

## (۵) شعبۂ تحقیق:

یہ شعبہ تحریک کے داخلی اور خارجی موانع کا جائزہ لیتا ہے اور جماعت کی قوت و صلاحیت اور وسائل کو سامنے رکھ کر مواقع سے استفادہ کرنے کی صورتیں متعین کرتا ہے۔

## (۶) رابطۂ عامہ

مرکز کے نشر واشاعت اور رابطۂ عامہ کے کاموں کا نظم کرتا ہے۔

## (۷) آڈٹ اور اکاؤنٹس کا شعبہ:

بروقت آڈٹ (حسابات کی جانچ) کا باقاعدہ نظم کیا جاتا ہے۔ یہ شعبہ تنظیمی حلقوں کے بیت المالوں اور وہاں کے مختلف اداروں کے حساب کتاب دیکھتا ہے۔

# حرف آخر

گزشتہ صفحات میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ جماعت اسلامی ہند کی فکر، مقصد، طریقۂ کار اور جماعتی نظام اور اسی طرح اس کے دیگر متعلقات کو واضح کردیں تاکہ منصف مزاج انسان کو اس تحریک کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے میں مدد مل سکے۔

ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ تعارفی کتابچہ کسی تحریک کے بارے میں ایسی رائے قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہوسکتا جو کسی فیصلے اور اس کے مطابق عمل پر آمادہ کرسکے، اس لیے مناسب ہوگا کہ جماعت اسلامی کے تیار کردہ وسیع لٹریچر یا کم از کم ان منتخب کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جو اس تحریک کے تصور دین، مختلف مسائل کے بارے میں اس کی رایوں اور سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہیں۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اور صرف اپنی بندگی و غلامی کی صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ ہمیں اپنے نیک بندوں کا تعاون عطا فرمائے اور جماعت اسلامی ہند کی سرگرمیوں کو امت مسلمہ کے لیے اپنے اصل دعوتی مشن کی علم بردار بننے اور بندگان خدا کی ہدایت اور اپنے دین کی اقامت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْاَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم.